**Rizwan Ullah**
D-178, Abul Fazl Enclave-I
Jamia Nagar, New Delhi - 110025
Tel: +91-9971283786, 9891832189
Email:ruilmi@rediffmail.com
Web: www.Rizwanullah.com

# اسپَین میگزین

رضوان اللہ

سفارت خانے اپنے ملک اور میزبان ملک کے درمیان تعلقات کے استحکام اور فروغ میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اپنے اس فریضہ کو انجام دینے کے لیے وہ میزبان ملک میں ہر سطح پر رابطے قائم کرتے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد کئی عشروں تک مطبوعات ہی ان رابطوں کا بہترین ذریعہ تھے چنانچہ مختلف سفارتخانے خبرنامے اور جرائد جاری کرنے لگےان کے ذریعہ اخباروں، عوامی نمائندوں اور براہِ راست عوام کے مختلف مکاتب فکر اوران کے اداروں تک رسائی ممکن تھی۔ چنانچہ دہلی میں کئی سفارتخانوں نے اپنے دفتر اطلاعات قائم کیے اور خبرنامے جاری کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ یہی دفاتر جرائد اور رسالے بھی شائع کرنے لگے۔

انہی میں سے ایک دہلی میں امریکی سفارت خانے کے دفتر اطلاعات سے شائع ہونے والا جریدہ اسپَین ہے جو اپنے ظاہری اور باطنی خواص اور خوبیوں کی بنا پر لاثانی ہے۔ اس کی عمر ہماری آزادی کی عمر سے محض بارہ تیرہ سال کم ہے۔ انگریزی میں اس کی اشاعت ۱۹۶۰ء میں شروع ہوئی لیکن جب اس کی عمر چالیس کی پختگی سے آگے بڑھی تو ہندوستانی زبانوں میں اس کی اشاعت بھی ضروری خیال کی گئی چنانچہ نئی صدی میں اس کی اشاعت اردو اور ہندی میں بھی شروع کی گئی۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بڑی خوشی ہورہی ہے کہ میں اپنی بہت چھوٹی سی حیثیت میں بھی کسی نہ کسی طور اس رسالے سے وابستہ رہا ہوں۔

یوں تو اس رسالے کی ظاہری خوبیاں اس کو بے مثال بنانے کے لیے کافی ہیں مثلاً کسی سفارت خانے نے آج تک نہ ایسا آب وتاب والا اور کثیر الجہات رسالہ شائع کیا ہے نہ اتنے عرصے تک مسلسل شائع کیا ہے۔ اس کا گٹ اپ اور ٹائیٹل، کاغذ، پرنٹنگ سب لاجواب ہوتا ہے۔ اس کے مضامین کا تنوع زندگی کے ہر گوشے پر روشنی ڈالتا ہے۔ ادب، سیاست، صحافت، سائنس، ٹیکنالوجی، طب، تعلیم، خلا، فلکیات، ارضیات، پیشے، تفریحات، سیاحت وغیرہ اس وجہ سے اسپین پر کسی سفارت خانے کی پبلسٹی کی غرض سے شائع ہونے والے رسالے کا تو گمان ہی نہیں ہوتا۔ مضامین اور موضوعات کے اس تنوع کی وجہ سے یہ ہمیشہ توانا اور وقت کے ساتھ ساتھ ہم رکاب نظر آتا

ہے۔ ہمیشہ غلطیوں سے پاک ہونا اس کی ایک غیر معمولی صفت ہے۔ مطبوعات کے جائزے لینے والے ادارے اسپین کو ہر سال بہترین رسالے کا ایوارڈ دیتے ہیں۔

باایں ہمہ اردو میں اسپین کی اشاعت معجزات کے مرکب کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ ساری عبارت اور تصویروں کو ریورس یعنی بائیں سے دائیں کرنا کیا کسی معجزاتی فنکاری سے کم ہے۔ گزشتہ تین چار عشروں کے دوران پرنٹنگ ٹیکنالوجی کے انقلابات نے یقیناً اس کام کو آسان بنادیا تاہم آرٹسٹ کی چابک دستی کی اہمیت کم نہیں ہے۔

اشاعت کے اس مرحلے سے پہلے اگر انگریزی مواد کے اردو میں ترجمہ کی بات کروں تو کہوں گا کہ اسپین کے انگریزی مضامین کا اردو میں ترجمہ کچھ آسان نہیں تھا۔ میں نے ۲۰۰۳ء میں اردو اسپین کی اشاعت کی ابتداء سے ہی کئی سال تک اس کے لیے مضامین کے ترجمے کیے جن کی تعداد ۲۷۲ ہے، اس میں بڑی محنت کی ضرورت ہوئی، اس کی کئی وجوہ ہیں اول تو یہی کہ انگریزی ایک عالم گیر زبان ہے ہر ملک میں ہی نہیں بلکہ ہر ملک کے مختلف علاقوں میں بھی زبان کا لب ولہجہ اس کے محاورے اور اظہارِ خیال کے طریقے مختلف ہوا کرتے ہیں۔ امریکہ میں چونکہ مختلف علاقے ہسپانوی، فرانسیسی اور دیگر زبانوں سے کافی متاثر ہیں اس لیے ان علاقوں کے لکھنے والوں کی تحریروں میں ان مختلف زبانوں کے اثرات ہوا کرتے ہیں۔ مزید براں مضامین کا تنوع مشکلوں کا سبب بنتا ہے۔ ہر فن مثلاً میڈیکل یا ٹیکنالوجی کے مختلف شعبے خصوصاً خلائی ٹیکنالوجی کی بیشمار الگ الگ اصطلاحات ہوتی ہیں، وہ بھی مسلسل تغیر پذیر ہوتی ہیں۔ ان کے ترجمے میں اکثر ایجاد معانی سے کام لینا ہوتا ہے۔ مجھے ایک دلچسپ تجربہ ہوا۔ شکاگو سے ایک صاحب نے فن تعمیر پر ایک مضمون اسپین کے لیے انگریزی میں بھیجا۔ غالباً وہ اصلاً حیدرآباد کے رہنے والے تھے، انھوں نے ہدایت کی کہ اردو اسپین میں اشاعت سے پہلے اس کا ترجمہ ان کے دیکھنے کے لیے بھیجا جائے۔ چنانچہ میں نے اس مضمون کا ترجمہ کیا اور اس کو ان کے پاس بھیجا گیا۔ شکر ہے وہ ان کی منظوری سے سرفراز ہوا۔

شروع سے ہی اسپین سے میری وابستگی کی کہانی بھی تقریباً ناقابل یقین ہے۔ جب اسپین میگزین کی اشاعت شروع ہوئی تو اس کی کوئی قیمت نہیں تھی۔ سینئر ایڈیٹروں اور قانون ساز ممبروں وغیرہ کو مفت بھیجا جاتا تھا لیکن اس پرچے کی لاگت بہت زیادہ تھی، اس لیے اس کی گرانی جلد ہی محسوس کی جانے لگی لیکن اس کو بند کرنے میں یہ اندیشہ بھی تھا کہ شاید ضروری فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے دوبارہ اس کی اشاعت شروع کرنا ممکن نہ ہوسکے۔ میں اس وقت USIS (موجودہ امریکن سینٹر) کلکتہ میں جزوقتی اردو مترجم کے طور پر کام کر رہا تھا اس لیے جو امور موضوع گفتگو ہوتے ان کی خبر رہتی ہی تھی چنانچہ ایک روز میں نے اپنے پریس آفیسر سے کہا کہ صاحب کیوں نہ پرچے کی کوئی قیمت معین کردی جائے۔ وہ خاموش رہے لیکن وہ بات اوپر تک ضرور گئی اس لیے کہ کچھ ہی دنوں بعد ماہنامہ اسپین (اب دوماہی ہے) کی قیمت پانچ روپیہ طے پائی۔ ظاہر ہے اس کے بعد اس کی مناسب تقسیم کا سوال بھی پیدا ہوا۔ کتاب کی بڑی دوکانوں کے علاوہ اخباری اسٹالوں پر بھی رکھنا طے پایا۔ اس کے بعد مزے کی بات یہ ہوئی کہ کلکتہ

میں دس نمایاں مقامات پر نیوز پیپر اسٹالوں کو تلاش کرنے کا کام میرے سپرد کیا گیا چنانچہ میں نے ان کی نشاندہی کر کے ان کے پتے اپنے پریس آفیسر مسٹر سی ایم راس کو دے دیے۔ اگلے دن وہ میرے ساتھ دو تین اسٹالوں پر گئے اور ان سے ضروری گفتگو کے بعد بقیہ کام مکمل کرنے کے لیے پریس چیف مسٹر گنگولی کو مامور کیا۔

ہر فرد، ادارے اور اخبارات کی زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں چنانچہ ان مرحلوں سے اسپین کو بھی گزرنا پڑا۔ سرکولیشن بڑھانے اور قیمت میں اضافے وغیرہ کے مرحلے بھی آئے لیکن میں اپنی ہی بات کر رہا ہوں۔ اس سلسلے میں دو مختلف موقعوں میں نے اسی سادگی کے ساتھ دو مشوروں کی کارفرمائی دیکھی خواہ اس کا کریڈٹ کسی کے حصے میں گیا ہو۔ ایک تو یہ کہ اسپین کے سارے مضامین امریکیوں کے لکھے ہوئے ہوا کرتے تھے میں نے کہا کہ کبھی ہندوستانیوں سے بھی لکھوایئے تاکہ اس سے یہاں کے قاری کی دلچسپی بڑھے، چنانچہ کچھ ہی دنوں میں یہ سلسلہ بھی شروع ہوا۔ ابتدائی لکھنے والوں میں مجھے بمبئی کے ایک ایڈوکیٹ اے جی نورانی کا نام یاد پڑتا ہے۔ دوسرا مشورہ جو میں نے برسرِ عمل دیکھا وہ یہ تھا کہ امریکہ میں ہندوستانیوں نے جو کارنامے انجام دیے ہوں ان کے تذکرے بھی کبھی کبھی شامل کیے جائیں۔ کچھ ہی دنوں بعد اس نوع کے مضامین بھی شریکِ اشاعت ہونے لگے۔

اب اس مجموعہ کمالات بلکہ مجموعہ کرامات کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ بہت دنوں سے سوچ رہا تھا کہ اپنی یادوں کو ضابطۂ تحریر میں لاؤں، شکر ہے اپنی طبعی اور فطری کمزوریوں کے باوجود کچھ نہ کچھ لکھ ڈالا۔